روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | منگل - ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ، ۱۳ نبوت ۱۳۶۹ ہش، ۱۳ نومبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۰۶

خدا خود کام آسان کر دیتا ہے

"اس بات کو یاد رکھیں کہ جماعتی ذمہ داریاں بڑھنے کے نتیجے میں جہاں آپ کی ذمہ داریاں بڑھتی ہیں وہاں اللہ سے تعلق رکھنے کے نتیجے میں اللہ تعالےٰ کی ذمہ داریاں بڑھتی ہیں اور وہ بندے جو خدا سے پیار کرتے ہیں اور خدا پر انحصار کرتے ہیں ان کے کام خدا خود آسان کر دیتا ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ
الفضل ۸ نومبر ۱۹۹۰ء صـ ۲)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہم جو کتاب کو لمبا کر دیتے ہیں اور ایک ہی بات کو مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں۔ اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ مختلف طبائع مختلف مذاق کے ناظرین کسی نہ کسی طریقے سے سمجھیں اور شاید کسی کو کوئی نکتہ دل لگ جائے اور اس سے ہدایت پا لے۔ اور یوں بھی اکثر دل جو طرح طرح کی غفلتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اُن کو بیدار کرنے کے لئے ایک بات کا بار بار بیان کرنا ضروری ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد دہم صـ ۱۰۸)

"جُمعہ کے دن مَرنا، مَرتے وقت ہوش کا قائم رہنا یا چہرہ کا رنگ اچھا ہوگا۔ ان علامات کو ہم قاعدہ کلیہ کے طور سے ایمان کا نشان نہیں کہہ سکتے کیونکہ دہریہ بھی اس دن مَرتے ہیں۔ ان کا ہوش قائم اور چہرہ سفید رہتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ بعض امراض ہی ایسے ہیں مثلاً دق و سل کہ ان کے مریضوں کا اخیر تک ہوش قائم رہتا ہے بلکہ طاعون کی بعض قسمیں بھی ایسی ہی ہیں۔" (ملفوظات جلد دہم صـ ۱۰۸)

"جو خط آتا ہے میں اُسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دُعا نہ کر لوں کہ شاید موقعہ نہ ملے یا یاد نہ رہے۔ مگر دُعا دو قسم کی ہے۔ جو اس کو جیب میں داخل ہو وے وہی خوب سمجھتا ہے ایک معمولی۔ ایک شدّت توجّہ سے۔ اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسّر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اس کے لئے خود ہی دُعا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یُوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے اس کے لئے ہم دُعا کرتے ہیں مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کے لئے میسّر نہیں آتی۔ یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔" (ملفوظات جلد دہم صـ ۱۲۲)

روس اور مشرقی یورپ کے ممالک کیلئے وقف عارضی سکیم میں شرکت کریں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں سوویت یونین اور مشرقی یورپ کے ممالک کے لئے وقف عارضی کی سکیم جاری فرمائی ہے۔ جماعت احمدیہ کے ایسے افراد جو چند دنوں سے لے کر چند ہفتوں یا مہینوں تک کا وقت نکال سکتے ہوں اور اس مقصد کیلئے اخراجات برداشت کر سکتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت سکیم میں حصہ لیں اور حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر لبیک کہیں۔ اس سکیم میں خود یا اپنے دوستوں یا اپنے اہل خانہ کے ہمراہ حصہ لے سکتے ہیں اور سال میں کسی بھی وقت خود کو پیش کر سکتے ہیں۔

برادرانہ تعلقات کو کمزور کرنے کی بجائے اور مضبوط کرو

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے تم میری نعمت کو یاد کرو۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ میں نے تمہیں بھائی بھائی بنا دیا۔ کیا ہی لطیف بات بیان فرمائی کہ جب ہم نے تمہاری دشمنی کو مٹا کر تمہیں دوست بنا دیا ہے اور تم ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہو گئے ہو تو بھائی کے ساتھ بھائی کو محبت رکھنا کیا مشکل ہے! بھائی کس طرح بنا دیا۔ بھائی اُن کو کہا جاتا ہے جو ایک باپ کے بیٹے ہوتے ہیں۔ دنیا میں جب لڑائیاں اور فساد پیدا ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ اپنے مامور کو بھیج دیتا ہے۔ پس جتنے لوگ اس مامور سے تعلق پیدا کرتے جاتے ہیں وہ ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ایک آدمی کے ساتھ تعلق کرا کر تم کو ایک باپ کے بیٹے بنا دیا اور یہ اس حالت میں بنایا جبکہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے حالانکہ دشمن سے دوستی پیدا کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ جب ہم نے تمہیں دشمنوں سے ایک دوسرے کے بھائی بنا دیا تو تم ایسے کاموں سے پرہیز کرو جن سے بھائی دُشمن بن جائے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ خدا نے اپنے فضل سے ہمیں بھائی بھائی بنا دیا ہے اب یہ تمہارا کام ہے کہ اس برادرانہ تعلق کو کمزور نہ کرو بلکہ مضبوط کرو۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ آپس میں لڑائی جھگڑے نہ ہوں۔ ایک بھائی کے مفاد کو اپنا مفاد سمجھا جائے۔ ایک بھائی کے دُکھ کو اپنا دُکھ خیال کیا جائے اور ایک بھائی کے سُکھ کو اپنا آرام سمجھا جائے۔

حالات قومی کے بڑھنے کے ساتھ لڑائی اور فساد بھی بڑھتے ہیں۔ ان کی وجہ سے قومیں بہت سی برکتوں سے محروم ہو جاتی ہیں اس لئے ہماری جماعت کو خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر جھگڑا اور فساد کے وقت ایک آدمی گرم ہے تو دوسرا نرم ہو جائے اگر ایسا کرو گے تو دیکھو گے کہ اسی گرم آدمی کے ساتھ ایسا اتحاد ہو جائے گا کہ وہ تمہاری جگہ خون بہانے کو تیار ہوگا۔ اگر ایک لڑائی کے لئے ہاتھ اٹھائے تو دوسرا نہ اٹھائے۔ اس وقت کے گزر جانے کے بعد دیکھنا کس قدر فائدہ ہوتا ہے۔ تھوڑی سی دیر کے لئے منہ کو بند نہ کر کے جھگڑے کو طول دینے کی وجہ سے قومی مفاد کو پراگندہ کر دینا بہت نادانی ہے۔ پس ہماری جماعت کو اس کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ مئی ۱۹۱۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳، نبوت ۱۳۶۹ ہش — ۱۳، نومبر ۱۹۹۰ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں

(۱) دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر کام میں خدا تعالےٰ کو مقدم رکھو۔ در اصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے۔ اور کسی سے ہم کو کیا غرض۔

(۲) جب انسان خدا کی راہ میں دُکھ اٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا تب اس کو ایک نُور ملتا ہے۔

(۳) جب قیامت برحق ہے اور وہ ایمان کا لازمہ ہے تو اس چند روزہ زندگی کی تکالیف برداشت کر لینا کیا مشکل ہے۔ اس دائمی جہان کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے۔ جو شخص کوئی تکلیف بھی نہیں اٹھاتا۔ وہ کیا سرمایہ رکھتا ہے۔

(۴) یاد رکھو جو خدا تعالیٰ کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اُٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے۔ ان کو دونوں جہان کی نعمتیں دی جاتی ہیں۔

(۵) افسوس کہ اس بات کا خیال تک بھی نہیں کیا جاتا کہ آخر مرنا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ اس وقت کیا حالت ہوگی۔

(۶) خدا تعالےٰ کی رحمتیں سمندروں سے بھی زیادہ ہیں۔ اگر وہ شدید العقاب ہے تو غفور رحیم بھی تو ہے۔ جو شخص توبہ کرتا اور استغفار اور لاحول میں مشغول ہو جاتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم کر لیتا ہے تو وہ ضرور بچایا جاتا ہے۔

(۷) یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی حاصل کر لینا ہے۔ ایسے شخص کی اگر تمام دنیا دشمن ہو جائے اور اسکی ہلاکت کے درپے رہے تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور خدا تعالےٰ کو ایسے شخص کی خاطر اگر لاکھوں کروڑوں انسان بھی ہلاک کرنے پڑیں تو کر دیتا ہے اور اس ایک کی بجائے لاکھوں کو فنا کر دیتا ہے۔

(۸) یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ خبیث اور طیّب کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ابھی وقت ہے کہ اپنی اصلاح کر لو۔

(۹) انسان کا دل خدا کے گھر کی مثال ہے۔ خانۂ خدا اور خانۂ انسان ایک جگہ نہیں رہ سکتا۔

(۱۰) جو شخص عدل کی رعائت کرتا ہے اور اسکی حد بندی کو نہیں توڑتا اللہ تعالےٰ اسے توفیق اور قوّت دے دیتا ہے اور وہ نیکی میں اور ترقی کرتا ہے۔

روٹی۔ کپڑا اور مکان
اس کا تو ہے کم امکان
جینے کی تو چھٹی دو
باقی ہے اس کا ارمان

ابو الاقبال

سُورج ڈھلتے وقت بدلتے دیر نہیں لگتی یارو
پھولوں کو پاؤں میں مسلتے دیر نہیں لگتی یارو

وہ معصوم نگاہیں جن سے شرم و حیا خم کھاتی ہے
اُن میں لاکھوں فتنے پلتے دیر نہیں لگتی یارو

ایک فقیر کی کُٹیا بھی تو بنتے بنتے بنتی ہے
شاہوں کے محلوں کو جلتے دیر نہیں لگتی یارو

آنکھ جھپکتے دھن دولت کا سُورج گہنا جاتا ہے
نام و ننگ کے سائے ڈھلتے دیر نہیں لگتی یارو

اس سے بڑھ کر ساقی کی ہم داد جو دیں تو کیسے دیں
ایک ذرہ سی پی کے مچلتے دیر نہیں لگتی یارو

منزل تو کچھ دُور نہیں پر بیٹھ رہیں تو کب پہنچیں
اپنی راہ پہ چلتے چلتے دیر نہیں لگتی یارو

کس کو کب تک اپنا کہیں اور کب بیگانہ سمجھیں ہم
لوگوں کو اب رنگ بدلتے دیر نہیں لگتی یارو

دل کے زخم ہرے ہوتے ہی ایک بہار سی آجاتی ہے
ان باغوں کو پھولتے پھلتے دیر نہیں لگتی یارو

اُن کا نام آتے ہی نسیم آنکھوں سے جھڑی لگ جاتی ہے
سینے میں ارمان مچلتے دیر نہیں لگتی یارو

نسیم سیفی

زندہ نظام کی علامت

"ساری دُنیا میں ہر واقفِ نو کی زندگی پر جماعت کے نظام کی نظر رہنی چاہیئے اور ان کے والدین سے رابطے ہونے چاہیئں اور ان کو پتہ ہونا چاہیئے کہ ہم ایک زندہ نظام کے ہاتھ میں ہیں جس کے ذریعے خدا کی تقدیر کارفرما ہے۔"

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۲۰ ر دسمبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

خون

خون اور انسانی زندگی آپس میں اس طرح لازم اور ملزوم ہیں۔ جس طرح دیا اور باتی۔ بہ الفاظ دیگر خون ہی دراصل وہ سیال ہے جو زندگی ہے۔ خون کی ارزانی کو ڈاکٹروں نے تو گوارا کیا ہے لیکن شاعروں نے نہیں۔ شاعر تو اس معاملہ میں زیادہ ہی کنجوس واقع ہوئے ہیں۔ مثلاً ایک شاعر نے کہا۔

مگس کو باغ میں جانے نہ دیجو
کہ ناحق خون پروانے کا ہوگا

کیا پروانہ اور کیا اس کا خون!! اور خون کی اہمیت کا تمثیلی خاکہ ملاحظہ فرمائیے۔

سنگ میل پہ خون کے چھینٹے
اُس نے سر ٹکرایا ہوگا

اب یہ معلوم نہیں کہ "اُس" کے خون کا گروپ کیا ہے ــ اگر اُس کا خون زیادہ ضائع ہوگیا ــ تو اسے خون کہاں سے مل سکے گا۔ اُس کی برادری میں کوئی ایسا جیالا نظر تو نہیں آتا ــ کہ خون کا عطیہ دے کر "اُس" کی جان بچالے ــ!

اور کبھی کبھی خون بے گناہ بھی ہوتا ہے

کچھ خون بے گناہ کے چھینٹے اڑے تو تھے
لیکن وہ احتیاط سے دامن بچا گئے

ـــ خدا کا شکر ہے یہ بے گناہ خون ڈاکٹروں کے ہاتھ نہیں لگا۔ ورنہ وہ دامن بچا نہ سکتے۔ اور بچاتے تو صرف اس طرح کہ یہ خون سرد خانے میں پڑا پڑا بیکار ہو جاتا۔

یہ عطیۂ باری تعالیٰ۔ یعنی خون آج انسانوں اور خاص کر ڈاکٹروں کے ہاتھ میں دو متضاد حیثیتوں کا حامل بن کر رہ گیا ہے کچھ ہاتھوں میں گراں ہے اور کچھ میں ارزاں۔ دینے والے تو عطیہ دے دیتے ہیں۔ دیتے رہیں گے۔ لیکن لینے والوں کو بھی سمجھ کر خون لینے کی درخواست کرنی چاہیئے کہ اس خون کے ایک ایک قطرہ کا حساب رب رحیم ان سے لے گا۔ یہ وہی خون ہے جو بے گناہ بہہ جائے تو انسان کو قاتلوں کے کٹہرہ میں لا کھڑا کرتا ہے۔

ڈاکٹر خدا کا پرتو ہوتا ہے۔ اسے ایک جان بچانے کی خاطر دوسری جان کو داؤ پر لگانا پڑتا ہے۔ وہ جج ہوتا ہے۔ کسی مریض کو خون دینا ضروری ہے یا نہیں۔ اگر دینا ہے تو کب لینا ہے۔ اور کتنا لینا ہے۔ یہ مانگ ڈاکٹر کی صوابدید پر ہوتی ہے۔ سوچیئے اس میں آپ کہیں ذراسی غلطی بھی نہ کھائیں خون ہی ہے۔ ڈاکٹر سرجن کے نشتر سے بہہ جائے قاتل کے خنجر سے بہہ جائے۔ گاڑی کے نیچے آکر سڑکوں پہ بہہ جائے۔ یا بے ضرورت کسی ڈاکٹر کی جلد بازی کے فیصلہ کی نذر ہو کر رگوں سے نکل کر فریج کی زینت بن کر رہ جائے۔ خون لے لیا جائے لیکن استعمال نہ کیا جائے ــ ایک بوتل خون کی ضرورت ہو تو دو لوگوں سے دو بوتل لے لیا جائے ــ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ اگر خون کی جگہ کوئی اور سیال کام دے سکتا ہو تب بھی محض حفظ ماتقدم کی خاطر کسی DONOR کو BLEED کرالیا جائے۔

میں خون کا عطیہ دینے والوں کو سلام کرتی ہوں۔ وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنے والے ڈاکٹروں کا احترام کرتی ہوں۔ ایمرجنسی اور آپریشن کے دوران خون کی ضرورت کو انتہائی موثر اقدام خیال کرتی ہوں ــ میں ان لاکھوں انسانوں کے جذبات تشکر دیکھ کر خدا کے حضور سربسجدہ ہوتی ہوں جن کے لئے ڈاکٹر اور سرجن مسیحا بن گئے زندگی کا پیغام بن گئے۔ مجھ پر بھی وہ وقت گذرے ہیں۔ جب میرا جی چاہا کہ اپنے خون کا آخری قطرہ تک ایک دم توڑتے ہوئے خون کے ضرورت مند انسان کو دے دوں۔ لیکن پھر بھی میں نے ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک انسان ہونے کی حیثیت سے محسوس کیا ہے کہ خون کو میرے ہمعصروں نے بہت ہی ارزاں، بہت ہی ارزاں بے حد عام سمجھ لیا ہے۔ اگر آج سے دس سال پہلے ہم جیسے ڈاکٹر۔ بلکہ نرس دائیاں جن کیسوں کو بغیر خون استعمال کئے کر لیتے تھے۔ ہم آج کے ڈاکٹر کیوں نہیں کرتے۔ کیا ہمیں مذہب کی سکھائی ہوئی قناعت بھول گئی ہے۔ کیا ہمیں وہ روایات یاد نہیں ہیں جب ہمارے بزرگ کہا کرتے تھے کہ "بے نمک کا سالن کھالو۔ نمک پورا کرنے کی خاطر ہمسایہ کے گھر نمک مانگنے نہ جاؤ"۔ تو پھر خون مانگنے کے لئے ہم اتنے بے جھجک کیوں ہوگئے ہیں۔ میں پھر نہایت معذرت سے کہوں گی کہ جائز ضرورت کی خاطر خون کے عطیات لینا یا دینا ایک نیکی ہے۔ ایک کار اعلیٰ جس کا اپنا اجر ہے۔ اجر عظیم۔ رب رحیم کے ہاں سے بھی۔ اور ان لوگوں کی نگاہوں سے جھلک کر عیاں ہوتا ہوا کہ جن کے مریضوں کی رگوں میں زندگی بن کر دوڑتا ہے۔ انہیں نئی زندگی عطا کرتا ہے۔ لیکن میں نے ہلکی ہلکی آہٹ سنی ہے۔ دبی دبی آوازیں اُٹھ رہی ہیں۔ میرے کانوں نے سنا ہے۔

میں جھوٹ نہیں کہتی کہ بعض اوقات ہم میں سے کچھ ڈاکٹر ایسے لوگوں کے لئے خون کی ضرورت پر زور دیتے ہیں جن کا کوئی آپریشن نہیں ہونا ہوتا۔ مریضوں کی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کافی وقت باقی ہوتا ہے ایمرجنسی نہیں ہوتی۔ یہ آوازیں ہم میں سے اٹھی ہیں۔

ان آوازوں کو سن کر ایک بار اپنا محاسبہ کرلیں۔ کہیں ان آوازوں کا شور بڑھ نہ جائے۔ کہ پھر ضرورت مند بھی محروم رہ جائیں کیونکہ ارزانی' خون تو پھر بھی گوارا ہے۔ گرانی' خون کسی برداشت میں نہیں رہے گی۔ میں نے محض للہ یہ چند باتیں بیان کی ہیں۔ اس میں میری ذاتی کوئی غرض پوشیدہ نہیں۔ مجھ پر خود کئی بوتلیں خون کا قرض واجب الادا ہے۔ اور وقت پڑنے پر میں اپنے ارد گرد اپنے جگر گوشوں تک کا خون نچھاور کرنے سے کبھی دریغ نہ کروں گی۔ کبھی گریز نہ کروں گی ــ اور نہ کبھی کیا ہے۔ لیکن اس قیمتی جوان خون کو کسی بہت ایمرجنسی کے لئے۔ کسی جنگ، کسی زلزلہ کسی ہنگامی صورت حال۔ کسی آپریشن کے لئے سنبھال کر رکھیں جہاں یہ سب کچھ نہیں۔ نوک خنجر نہیں جہاں سرجن نے آپریشن نہیں کرنا۔ وہاں خون کے چھینٹوں سے دامن زندگی کو تر نہ کیجئے۔

ــ ہاں سرجری میں ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں جہاں ایک قطرہ کی خاطر ۱۰ قطرے دینے بھی گوارا ہیں لیکن سرجری کے علاوہ ــ اپنے الفاظ۔ اپنی آواز ــ اپنی خود اعتمادی کی کمی ــ کو سوئی کی زبان بنا کر قطرہ قطرہ بہتی اس سیال زندگی کو ضائع مت کیجئے

اپنے ہم عصروں سے نہایت معذرت کے ساتھ۔ پھر ایک بار درخواست گذار ہوں۔ کہ میں بغیر ضرورت خون کی DEMAND سے متعلق یہ سب گوش گذار کر رہی ہوں ــ

ضرورت ایمرجنسی اور آپریشن کے دوران ضرورت پڑنے والے خون کی ضرورت کی نفی نہیں کر رہی ــ مسیحا بنئے ــ انسان سنگلاخ چٹان نہیں ہے کہ اسے خارجی پانی سے تر کرنے کی ضرورت ہو۔ انسان کی رگوں میں دوڑتا ہوا خون سب سے پہلے اس انسان کی ضرورت ہے امانت ہے۔ جس کی رگوں میں دوڑ رہا ہے۔ پھر کسی اور کے لئے ہے ــ فیصلہ ڈاکٹر کا ہوتا ہے DEMAND ڈاکٹر کی ہوتی ہے اس لئے ڈاکٹر محتاط رہیں ان رگوں سے نکل کر ڈاکٹر کے دامن پر خون بے گناہ کی طرح ہمیشہ [illegible] ہو کر دھبے بن کر رہ جائے

شذرات

نون۔ سین

نیوکلیئر انرجی

جب ۱۵۹ ممبر کی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سامنے ویانا میں آئی۔ اے۔ ای۔ اے اٹامک انٹرنیشنل اٹامک ایجنسی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی اور اس پر تبصرے شروع ہوئے تو پاکستان کے نمائندے نے اس بات پر زور دیا کہ امن کے لئے نیوکلیئر ٹیکنالوجی کو فروغ دینے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کی جانی چاہیئے۔ یہی ایک طریق ہے جس سے ترقی پذیر ممالک کی انرجی کی ضروریات کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات کہنے کی اس لئے بھی ضرورت پیش آئی ہے کہ بعض حکومتیں سر توڑ کوشش کر رہی ہیں کہ ترقی پذیر ممالک نیوکلیئر ٹیکنالوجی نہ حاصل کر سکیں۔ انہیں موہوم خطرہ یہ ہے کہ یہ ٹیکنالوجی جنگ کے لئے استعمال کی جائے گی۔ نمائندہ موصوف نے کہا کہ اقوام متحدہ کی اسمبلی کے ریزولیوشن موجود ہیں۔ جن میں حکومتوں کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ نیوکلیئر ٹیکنالوجی حاصل کریں۔ اس کے لئے ضروری مواد کی فراہمی کا بھی انتظام کریں۔ اور اسے اغراض امن کے لئے استعمال کریں۔ ان ریزولیوشنوں میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر نیوکلیئر ٹیکنالوجی کو غلط طریق پر استعمال کرنے کی اطلاع ملے تو اسے ہر ممکن طریق سے روکا جائے۔

یہ رپورٹ جس پر تبصرہ کیا جا رہا تھا نیوکلیئر ایجنسی انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایسوسی ایشن کے ڈائریکٹر جنرل ہنس فلکس (HANS FLIX) نے پیش کی تھی۔ اس رپورٹ میں انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ جو ممالک اس وقت نیوکلیئر ٹیکنالوجی کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ملک ایسا نہیں دیکھا گیا جو اسے جنگی ضروریات کے لئے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ ان میں سے کسی کے پاس نیوکلیئر جنگی اسلحہ موجود نہیں ہے۔ پاکستان کے نمائندے نے کہا کہ اس ایجنسی نے جو اس بات کا چیک رکھنے کی ذمہ دار ہے کہ نیوکلیئر ٹیکنالوجی کو غلط راستے پر نہ ڈالنے دیا جائے۔ پاکستان میں تین مشن

باقی صـ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ

آپ کا مقدمہ اور وکالت

پاکستان کا نظام عدل کچھ بنیادی قوانین اور کچھ ضابطوں کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ تنازعہ اور اس کے محرکات کو ایک خاص سانچہ میں ڈھال کر بعض مخصوص اصطلاحوں اور قواعد کی پابندی کرتے ہوئے عدالت میں اپنا موقف پیش کرنا پڑتا ہے اور اس ضخیم قانون اور پیچیدہ ضابطوں کو جاننا اور اس کی تفصیلات سے آگاہ ہونا ہر فرد کے لئے ممکن نہیں۔ اس لئے دوسرے پیشوں کی طرح وہ خاص پیشہ ور لوگ جو ضرورت مندوں کی ان معاملات میں مدد اور راہنمائی کرتے ہیں۔ عرف عام میں وکیل کہلاتے ہیں۔

پاکستان میں متعدد قسم کے وکلاء پائے جاتے ہیں۔ جیسے ، دیوانی ، فوجداری ، انکم ٹیکس ، ماہرین دستور اور لیبر کورٹس کے وکلاء وغیرہ پھر یہ حضرات ماتحت عدالتوں کے عام وکلاء ہائی کورٹ کے وکلاء اور سپریم کورٹ کے وکلاء کی اقسام پر مشتمل ہیں۔

عام طور پر وکلاء کی تعلیم بی۔ اے ایل ایل بی ہوتی ہے لیکن بعض حضرات اس سے زیادہ تعلیم یافتہ بھی ہوتے ہیں۔ جب آپ اپنے کسی معاملہ میں وکیل کی ضرورت محسوس کریں تو ایک ایسے شخص کا انتخاب کیجئے جو آپکے معاملہ میں مہارت اور تجربہ رکھتا ہو۔

یاد رکھیئے کہ بہت کم ایسے وکلاء پائے جاتے ہیں۔ جو صحیح معنوں میں قانون کے تمام میدانوں میں دسترس رکھتے ہوں، غلط وکیل کا انتخاب آپ کے حق پر ہونے کے باوجود آپ کے لئے ناکامی کا باعث بن سکتا ہے۔ کسی دیوانی مقدمہ میں کسی فوجداری وکیل کا یا کسی فوجداری مقدمہ میں کسی دیوانی وکیل کا تقرر آپ کے مقدمہ میں مزید مشکلات کا باعث بن سکتا ہے۔

عام طور پر وکلاء ہر قسم کا مقدمہ قبول کر لیتے ہیں۔ پھر جب اس کو نبھا نہیں سکتے تو دوسروں سے مشورہ کر کے وقت کٹی کر لیتے ہیں۔ یاد رکھیئے۔ آپ کے مقدمہ کی کامیابی کے لئے صحیح وکیل کا تقرر ایک بنیادی اور لازمی تقاضا ہے۔ ایسا وکیل جو آپ کے موقف کو صحیح رنگ میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

آپ کے لئے لازم ہے کہ تمام حالات و واقعات کو اصل شکل اور صحیح رنگ میں اپنے وکیل کے سامنے رکھیں۔ کوئی معاملہ یا کسی معاملے کا کوئی پہلو قانوناً کس اہمیت کا حامل ہے۔ یہ بات آپ کے وکیل بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ کسی بات کا اخفاء یا غلط بیانی آپ کو ہر گز فائدہ نہیں دے سکتی کیونکہ آپ کا مخالف وکیل اسی بات کو آپ کے خلاف عدالت میں پیش کر سکتا ہے۔ جو آپ کے نقصان کا موجب بن جائے گا۔

اگر آپ کے مقدمے کا تعلق کسی ایسے معاملہ سے ہے۔ جس میں دستاویزات کام دے سکتی ہیں۔ تو اپنی اصل دستاویزات ابتداء میں ہی اپنے وکیل کو پیش کریں۔ محض اس مطلب پر انحصار نہ کریں جو ان دستاویزات سے آپ نے اخذ کیا ہے۔ کیونکہ ہر دستاویز متعدد قوانین کے تابع ہوتی ہے۔ جیسے سٹیمپ ایکٹ، میعاد کا ایکٹ اور قانون شہادت وغیرہ۔

اگر مقدمہ فوجداری ہو تو آپ اصل واقعات اور اپنا موقف واضح طور پر اپنے وکیل صاحب کو پیش کریں اور اگر ممکن ہو تو جائے واردات کا موقع بھی اپنے وکیل کو دکھائیں اور اگر گواہان مقدمہ کو عدالت میں پیش کرنے سے قبل اپنے وکیل سے ملوا سکتے ہوں تو ضرور ملوالیں۔

یاد رکھیئے آپ کے مقدمہ کی جو وقعت آپ کی نظر میں ہے وہ ایک وکیل کی نظر میں نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا آپ اپنے کیس کی خود نگرانی کریں۔ کیونکہ معاملہ کی جن جزئیات کا علم آپ کو ہے وہ آپ کے وکیل کو نہیں ہے۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو اپنے معاملہ کی تفصیلات تحریری طور پر اپنے وکیل صاحب کو دیں۔ تا تیاری کے وقت وہ اُن کو ملحوظِ خاطر رکھ سکیں۔

عدالت میں پیشی سے کم از کم دو تین دن قبل اور بعد اپنے وکیل سے ضرور ملیں اور آنے والی پیشی سے متعلق ہدایات حاصل کریں۔ یاد رکھیں کہ پاکستان میں مقدمات سے متعلق جملہ امور کے بارہ میں ایک میعاد مقرر ہے۔ میعاد گزر جانے کے بعد وہ کام کر لینا آپ کا حق نہیں بلکہ بعض حالتوں میں تو عدالت کو بھی اختیار نہیں ہوتا کہ وہ آپ کی کوئی مدد کر سکے۔ پاکستان میں مقدمہ کی کامیابی کے لئے سخت ترین مرحلہ وہ ہوتا ہے جب آپ کے گواہ پر فریق مخالف کی طرف سے جرح کی جاتی ہے۔ جس کا میدان لامحدود ہوتا ہے۔ اور جس میں بہت سے ایسے سوالات بھی کئے جاتے ہیں جن کا تصور بھی ایک عام گواہ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اپنے معاملات میں ہمیشہ صحیح اور ذہین گواہ پیش کریں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ آپ حق پر ہوں اور فیصلہ آپ کے خلاف ہو جائے۔

پاکستان میں انصاف صرف اس صورت میں مل سکتا ہے۔ جب آپ کا مقدمہ حق پر ہونے کے باوجود اُن ضابطوں پر بھی پورا اُترتا ہو۔ جو اس بارہ میں ملک میں نافذ ہیں۔ ورنہ کسی بھی کمی کی بناء پر آپ کا مقدمہ خارج کیا جا سکتا ہے۔ یاد رکھیئے کہ کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی جھوٹا گواہ وکیل مخالف کی جرح کا سامنا کر سکے اور وکلاء فریقین کی بحث سننے کے بعد عدالت یہ فیصلہ نہ کر سکے کہ گواہ جھوٹا ہے۔

پاکستان کا نظام عدل ایک خاص سانچے میں ڈھلا ہوا ہے جو ہمارے معاشرے سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ ایک قاتل واقعی قاتل ہوتا ہے۔ لیکن وہ عدالت سے محض اس لئے بری ہو جاتا ہے کہ اصل گواہ ان ضمنی سوالات کا متضاد جواب دے دیتے ہیں۔ جن کا اصل وقوعہ کے ساتھ کوئی بھی تعلق نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ ان سوالات کا تعلق اُن خارجی تفاصیل سے ہوتا ہے۔ جو گواہ کے نزدیک بے حیثیت ہوتی ہیں۔

یاد رکھیں کہ ہماری عدالتوں میں کام کی اس قدر بھرمار ہے کہ بہت سے مقدمات عدالتوں کی ہر ممکن کوشش کے باوجود سالہا سال تک فیصلہ نہیں ہو پاتے۔ اس لئے بلا ضرورت پیشی لینے سے گریز کیجئے۔ ورنہ اگر آپ کا مقدمہ عدالتی روٹین کا شکار ہو گیا تو عین ممکن ہے کہ آپ کے پوتوں کی زندگی میں جا کر کہیں فیصلہ ہو۔

ہمارے ملک میں وکالت محض ایک پیشہ اور ذریعہ آمد بن کر رہ گئی ہے۔ اور (بعض اوقات) ہمارا وکیل حق و صداقت سے یکسر بے نیاز ہو کر اپنی فیس کے لالچ میں ہر جائز اور ناجائز طریق سے اپنے موکل کی مدد کرتا ہے۔ اور اس بارے میں مذہب اور اخلاقیات کی چنداں پرواہ نہیں کرتا۔ اس لئے آپ پر لازم ہے کہ وکیل اور اس کے مخالف وکیل سے ہوشیار رہیں۔ اور مخالف وکیل سے تعلقات استوار کرنے سے گریز کریں۔ کیونکہ وہ آپ کی کسی بھی بات سے آپ کے مقدمہ کا راز بھانپ سکتا ہے۔ جیسے وہ آپ کے خلاف استعمال کرنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرے گا۔

بعض وکلاء کے بارہ میں یہ شکایت بھی ہوتی ہے کہ وہ دوسری پارٹی سے سازباز کر لیتے ہیں۔ یا بعض ناجائز رقوم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس کی کئی قسمیں اور کئی بہانے ہیں۔ لہٰذا وکیل مقرر کرتے وقت ایسے بدنام وکلاء سے خواہ وہ سستے ہی دستیاب ہوں اجتناب کریں۔ کیونکہ یہی سستے بعد میں آپ کو بہت مہنگے پڑ سکتے ہیں۔ اور پھر اس کی تلافی ممکن نہیں ہوتی۔

ہر وکیل کو خواہ وہ آپ کا دوست ہی ہو فیس ادا کریں کیونکہ " حساب دردلِ دوستاں " کا معاملہ وکیل میں آپ کے کیس سے بے توجہگی پیدا کر دے گا۔ یہ فیس جہاں تک ممکن ہو جلد از جلد ادا کیجئے۔ کیونکہ جب تک فیس ادا نہیں ہوتی عام طور پر وکلاء مقدمہ میں دلچسپی نہیں لیتے۔

وکلاء کا وقت بہت قیمتی ہے۔ اس لئے اپنے مقدمہ سے ہٹ کر اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے سے گریز کریں۔ اور ان کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی سے پرہیز کریں۔

اگر خدانخواستہ فیصلہ آپ کے خلاف ہو جائے تو فوراً اپنے مقدمہ کی اپیل کریں اور جس لمحہ آپ کو یہ یقین ہو جائے کہ قانوناً آپ حق پر نہیں ہیں۔ تو مزید مقدمہ بازی سے پرہیز کریں۔

★

نادار مریضوں کیلئے عطایا کی تحریک

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خدمتِ خلق کا ایک نیک نام ادارہ ہے۔ اس ہسپتال میں سینکڑوں ہزاروں افراد بلا تمیز مذہب و ملت مفت علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں۔ اس ہسپتال کو حضرت امام جماعت احمدیہ اس معیار کا ہسپتال بنانا چاہتے ہیں کہ۔

"ساری دنیا میں اس روح اس کردار اور ظاہری باطنی معیار کا کوئی ہسپتال نہ ہو۔"

مستحق مریضوں کے مفت علاج کی یہ خدمتِ خلق ہمیشہ مخلصین جماعت احمدیہ کے عطایا پر منحصر رہی ہے۔ مستحق مریضوں کی امداد کے لئے صدقہ کی رقوم احباب جماعت ہمیشہ بھیجتے رہتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ محتاج و ضرورت مند بندے کی مدد خالقِ دوجہاں کی مدد کے مترادف ہے۔ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔ موت کے منہ میں سسکتی ہوئی انسانیت کی خدمت سب سے عظیم صدقہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد منور

انسانی ہمدردی کا نتیجہ - ایمان

حضرت سیدنا فضل عمر کے زمانہ کی بات ہے۔ نیروبی (کینیا) کے دارالجماعت میں میرے پاس ایک افریقی مسلمان تشریف لائے۔ انہوں نے بتایا کہ کسوموں سے بذریعہ ریل نیروبی آتے ہوئے ان کی نقدی چوری ہو گئی ہے۔ انہیں دارالسلام (ٹانگانیکا) جانا ہے۔ اگر انہیں کرایہ مل جائے تو وہ اپنا سفر جاری رکھ سکیں گے۔

ان صاحب کا نام عثمان محمد مٹی پوکا (A.M. MT-IPUKA) تھا۔

عثمان صاحب نے بتایا کہ وہ مجھ سے کسوموں میں مل چکے ہیں۔ جب وہ جھیل وکٹوریہ میں چلنے والے جہاز میں سوار ہونے کے لئے جا رہے تھے تو مجھے انہوں نے جھیل کے کنارے سواحیلی لٹریچر تقسیم کرتے اور فروخت کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ کچھ باتیں بھی ہوئی تھیں اور انہوں نے کچھ کتب خریدی تھیں۔ جو ان کے زیرِ مطالعہ ہیں۔ اب انہیں معلوم ہوا کہ میں تبدیل ہو کر نیروبی آگیا ہوں۔ اس لئے امداد حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔

میں نے انہیں تسلی دی کہ آپ کی ضرور مدد کی جائے گی۔ آج جمعہ کا دن ہے۔ تھوڑی دیر میں احبابِ جماعت نماز کے لئے آئیں گے۔ خطبہ کے بعد آپ کی مشکل ان کے سامنے پیش کر دی جائے گی اور وہ دل کھول کر آپ کی مدد کریں گے۔

عثمان صاحب دین کا اچھا علم رکھتے تھے کچھ عربی بھی جانتے تھے۔ تجارتی سفروں میں خاص مہارت رکھتے تھے اور اچھی کمائی کر لیتے تھے۔ ضرورت مندوں کو تعویذ بھی دیتے جو وہاں آمدنی کا معقول ذریعہ ہے۔ تعویذ لینے والے عزت سے پیش آتے اور نذر و نیاز بھی پیش کرتے تھے۔

جمعہ کے خطبہ میں مہمان دوست کے لئے امداد کی اپیل کی گئی اور نماز کے بعد اسی شلنگ جمع ہو گئے جو ان کی ضرورت سے زیادہ تھے۔ ہمارے ایک بھائی سیٹھ داؤد عثمان صاحب نے مہمان صاحب سے کہا کہ وہ تیسرے پہر ان کا انتظار کریں۔ وہ انہیں اپنی کار میں ریلوے سٹیشن چھوڑ آئیں گے۔ داؤد بھائی حسب وعدہ آئے اور عثمان صاحب کو ہمراہ لے گئے۔ خدا حافظ کہنے سے پہلے انہوں نے مزید رقم مہمان بھائی کو دی اور وہ خوشی خوشی اگلے سفر کے لئے روانہ ہو گئے۔

دارالسلام پہنچ کر عثمان صاحب نے مزید کتب سلسلہ خریدیں اور پھر جماعت میں شامل ہو گئے۔ جب میں تبدیل ہو کر دارالسلام گیا تو انہوں نے اپنا تعارف کرایا اور بڑی خوشی سے اپنے تاثرات بیان کئے۔ انہوں نے بتایا کہ نیروبی میں جس قسم کی محبت و ہمدردی کا مجھ سے معاملہ کیا گیا۔ وہ میرے لئے بڑا ہی فکر انگیز ثابت ہوا۔ عام ہندوستانی تو مقامی لوگوں سے نفرت کرتے ہیں اور انہیں قریب بھی نہیں آنے دیتے۔ لیکن آپ نے حقارت کی بجائے عزت کا اور نفرت کی بجائے محبت کا سلوک کیا۔ جس کی وجہ سے میں نے دل میں کہا کہ احمدی ہندوستانی دوسرے ہندوستانیوں سے بالکل مختلف ہیں۔ (مشرقی افریقہ کے لوگ پاکستانیوں کو بھی ہندی کہہ کر بلاتے ہیں)۔ انہوں نے فرطِ مسرت سے کہا کہ آپ کے حُسنِ سلوک نے مجھے ایمان کی دولت بخش دی ہے اور اب میرا سب کچھ احمدیت کے لئے حاضر ہے۔

عثمان محمد صاحب نے احمدی ہو کر بھی تجارتی کاروبار جاری رکھا۔ البتہ تعویذ فروشی سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ روانڈا۔ برونڈی۔ کونگو اور زائیر وغیرہ ملکوں میں جاتے ہوئے جماعتی لٹریچر بھی ساتھ رکھتے ہیں اور احمدیت کی اشاعت میں نمایاں حصہ لیتے ہیں۔ اب وہ شیخ عثمان محمد کہلاتے ہیں اور صاحب ثروت ہیں۔

چالیس سال پہلے جب ہم افریقہ کے مشرقی ساحل پر گئے تو ملکی لوگ خستہ حالت میں تھے۔ ایسے میں محبت و ہمدردی کا ایک لفظ بھی ان پر جادو کا سا اثر رکھتا تھا۔ اپنی خط و کتابت میں جب میں کسی ملکی شخص کو "پیارا بھائی" کہہ کر مخاطب کرتا تو اس کی خوشی کی انتہا نہ رہتی اور وہ اپنے جوابی خط میں اس ملائم اور شفقت بھرے لہجے کا بھی شکریہ ادا کرتا۔ اس سلوک کا اثر یہ ہوا کہ وہ لوگ عام ہندوستانیوں اور احمدی ہندوستانیوں میں فرق کرنے لگے اور اس بات کا ذکر اپنی مجالس میں بھی کرتے کہ یہ اور قسم کے ہندوستانی ہیں۔ بعد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے محبت کے تعلقات اور بھی مضبوط ہوئے اور وہ ہماری خاطر اپنی جان تک دینے سے گریز نہ کرتے تھے۔ جب عارضی رخصت پر پاکستان آنا ہوتا تو عورتیں اور مرد سبھی مغموم ہو جاتے اور اپنی دلی دعاؤں سے رخصت کرتے۔

حضرت سیدنا ناصر نے تو ہمیں "محبت سب سے۔ نفرت کسی سے نہیں" کا سبق بار بار یاد کرایا۔ اور اب حالاتِ زمانہ نے بھی گواہی دی ہے کہ دلوں کو محبت ہی سے جیتا جا سکتا ہے۔ نفرت یا انتقام سے نہیں۔

ہر احمدی مرد اور عورت کو یہ مجرب نسخہ آزمانا چاہیئے اور نفرتوں کے بیج کو کلی طور پر ختم کر دینا چاہیئے۔ ہمارے پیارے ملک پاکستان کی نجات کا بھی ایک ہی ذریعہ ہے کہ اہلِ وطن نفرت اور انتقام کے بیج کو زیر زمین دفن کر دیں اور اپنے دلوں کو پاک کر کے ہر پاکستانی سے محبت و ایثار کا معاملہ کریں۔ اور جو لوگ اشتعال انگیزی کر رہے ہیں۔ انہیں محبت سے اس کا انجام سمجھائیں۔ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں۔ توبہ اور نیک نصیحت کے نتیجہ میں ہمارے پاک وطن کو صحیح پاک بنا دے اور اس کے بدخواہوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دے۔

تعارف

شہرِ دُعا

محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب ایک کہنہ مشق اور پرگو شاعر ہیں۔ آپ نے یہ ۱۶۱ صفحات کا مجموعہ نعت شائع فرما کر نہ صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا ہے بلکہ قارئین کے دل میں بھی اس جذبے کو ابھارنے کا باعث بنے ہیں اور یہ دونوں باتیں آپ کے لئے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ایک نہایت قیمتی اثاثہ سمجھی جا سکتی ہیں ویسے تو آپ، غزل اور نظم دونوں کے شاعر ہیں لیکن اس مختصر سی کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ نظم میں جو آپ کو کمال حاصل ہے وہ واقعی تمام اصناف پر حاوی ہے۔ نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اس کتاب میں آپ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کربلا کی شہادت اور آپ کی جرأت و بہادری کے ساتھ ساتھ معصومیت کا بھی ذکر کیا ہے۔ کتاب کے آخر پر متعدد نظمیں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے متعلق ہیں۔ ان اشعار میں آپ نے حضرت امام حسین عالی مقام شہید کربلا کی جرأت و بہادری کے ساتھ ساتھ آپ کی معصومیت کا بھی نقشہ کھینچا ہے۔ موجودہ زمانے کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے ایک نظم میں اس خیال کا اظہار کیا ہے۔

پھر آج حسین ابن علی کی ہے ضرورت
دنیا میں بپا معرکہ کرب و بلا ہے

اس نظم کا ایک اور شعر ہے۔

منشائے شہادت ہمیں معلوم ہے لیکن
اس صدمہ جانکاہ سے دل ڈوب رہا ہے

کتاب کے آغاز میں آپ نے ایک قطعہ پیش کیا ہے۔

چشمہ فیض و عطا ہو جیسے
منبع جود و سخا ہو جیسے
عظمت شانِ محمدؐ کی قسم
فرش پر عرشِ علا ہو جیسے

اور کتاب کو مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات سے یوں شروع کیا ہے۔

لطفِ سخن نہ تو سخن آرائی بخش دے
وسعتِ نظر کو قلب کو پہنائی بخش دے

اس نظم کا آخری شعر

میری دعا ہے حضرت باری سے اے سلیم
میرے کلام کو تو پذیرائی بخش دے

اس نظم کے بعد میرا خدا۔ حمد باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ اور ان کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت شروع ہوتی ہے۔ یہ تمام نظمیں محترم سلیم صاحب کی نظم پر قدرت کا مظہر ہیں۔ اگرچہ آپ متعدد اصناف میں شعر کہنے پر کامل عبور رکھتے ہیں لیکن اس مختصر سی کتاب کو دیکھ کر ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ درحقیقت نظم آپ کا اصل میدان ہے۔ جس میں آپ ایسے ایسے پھول کھلاتے ہیں کہ جن کی خوشبو اور جن کے رنگ سے مشامِ جان معطر ہو جاتی۔ ہے اور دیدہ دانش وہاں حسن کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتا ہے۔ ایک نظم میں آپ کہتے ہیں

کوئی مقتدا کوئی رہنما نہیں انکے بعد کوئی نہیں
ہے کوئی وجود خدا نما نہیں ان کے بعد کوئی نہیں
کوئی راز حق کا امین ہوا کوئی حق سے اتنا قریں ہوا
کوئی رشک مہر مبیں ہوا۔ نہیں انکے بعد کوئی نہیں
کسی آفتاب کی روشنی کسی ماہتاب کی چاندنی
کوئی اور سلسلہ نور کا نہیں انکے بعد کوئی نہیں
وہ مقام کتنا بلند تھا جہاں پہنچے سرورِ انبیاء
کوئی اس مقام پہ جا سکا نہیں انکے بعد کوئی نہیں

اگر اس مختصر سی کتاب میں سے انتخاب کی کوشش کی جائے تو غالباً یکے بعد دیگرے تمام کے تمام اشعار منتخب سمجھے جائیں گے۔

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

چوہدری ندیم احمد ایڈووکیٹ

مکرم چوہدری ظفرالحسن صاحب

میرے پیارے ابوجان چوہدری ظفرالحسن صاحب کو اس دارِ فانی سے کوچ کئے تقریباً ۲۵ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ تاہم ایسا لگتا ہے کہ ابھی کل ہی کی بات ہے کہ دل کے حملے کے بعد انہوں نے گھر میں موجود تمام بچوں کو فرداً فرداً سر پر ہاتھ رکھ کر خدا حافظ کہا اور درود شریف و دیگر دعائیں پڑھتے پڑھتے جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ ان کی وفات کے وقت میری عمر تقریباً ۱۵ سال تھی اور اس اعتبار سے جو کچھ بھی ان کے بارے میں یاد ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے بہت پہلے دیکھی ہوئی ایک خواب کے دھندلکے واقعات ہوں۔

ابوجان ۱۳۲۹ھ میں ضلع گجرات کی تحصیل پھالیہ کے قدیم گاؤں "پہیلاں" کے ایک منہاس راجپوت گھرانے میں پیدا ہوئے آپ اپنے بارہ بہن بھائیوں میں سے ایک تھے۔ سات بہن بھائی بعض طفولیت میں اور بعض تھوڑے بڑے ہو کر فوت ہو گئے۔ دادا جان جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب کا تعلق طب کے پیشہ سے تھا اور "پہیلاں" کے اطراف کے وسیع علاقے میں آپ اپنی پیشہ وارانہ قابلیت، نیک و شائستہ طبیعت اور علم دوستی کی وجہ سے کافی شہرت رکھتے تھے۔

دادا جان نے ابوجان کو قادیان تعلیم حاصل کرنے کیلئے بھیجا جہاں آپ نے اسکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ خصوصیت سے رفیق بانی سلسلہ حضرت حافظ روشن علی صاحب سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی۔ دادا جان کے انتقال کے بعد ابوجان نے سکول کی تعلیم مکمل کی اور ذاتی رجحان اور اپنے آبائی علاقے کی روایت کے مطابق ۱۹۳۲ء میں فوج میں ملازمت اختیار کر لی۔ مذکورہ باتوں سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ کتنے اچھے ہاتھوں اور کس قدر مثالی ماحول میں ابوجان کی تربیت ہوئی۔

فوج کی ملازمت کے دوران دوسری جنگِ عظیم کے زمانہ میں آپ کو ہانگ کانگ جاوا اور برما میں بھی خدمات سرانجام دینے کا موقع ملا اور اس تمام عرصہ میں آپ فوج کے اعلیٰ ترین افسران کے ذاتی سٹاف میں رہے۔ ابوجان کا تعلق قدیم اور معروف بلوچ رجمنٹ سے تھا۔ آپ کو بہت سی پیشہ ورانہ اسناد اور ملٹری ایوارڈز جن میں برما سٹار اور دوسری جنگ عظیم کا وار میڈل شامل ہیں ملے۔ تقسیم ہند کے موقع پر آپ کو فوج کی طرف سے دو ٹرک ملے تاکہ قادیان سے لوگوں کو پاکستان لانے میں کام آئیں۔ چنانچہ اُن ٹرکوں میں بہت سے احباب جماعت اور ان کے خاندان انتہائی نامساعد حالات کے باوجود پاکستان پہنچے ابوجان نے بعد میں پاکستان ہجرت فرما کر چند سالوں کے بعد فوج سے ریٹائرمنٹ حاصل کر لی اور کراچی میں اپنا کاروبار شروع کیا۔ آپ کی فوجی زندگی اور بعد کی زندگی ہمہ وقت جدوجہد سے عبارت رہی۔

ابوجان کی پہلی شادی قادیان میں حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ جو کہ ماریشس کے پہلے مربی حافظ عبیداللہ صاحب کی بیٹی تھیں سے ہوئی جو بعد میں ایک حادثہ کا شکار ہو کر وفات پا گئیں۔ اُن سے دو بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ بعد میں پاکستان آکر میری والدہ محترمہ نسیم ظفر صاحبہ سے جو ایک غیر از جماعت گھر سے آکر احمدی ہوئیں تھیں۔ شادی کی۔ ان سے میں اور میری تین چھوٹی بہنیں اور ایک چھوٹا بھائی ہوئے والدہ صاحبہ جو موصیہ تھیں کا انتقال ۱۹۸۵ء میں امریکہ میں ہوا۔

ابوجان سراپا احمدیت تھے احمدیت اور نظام جماعت سے وابستگی آپ کی شخصیت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جب بھی قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر کراچی تشریف لاتے آپ اپنا بیشتر وقت حضور کی خدمت میں گذارتے۔ جہاں تک ممکن ہوتا ان کی ہمرکابی کا خود بھی شرف حاصل کرتے۔ اور اپنے اہل خانہ کو بھی اس سے فیضیاب کرتے۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ابوجان کو والہانہ لگاؤ تھا۔

ہر سال باقاعدگی سے سالانہ جلسہ میں شرکت کیلئے ربوہ جاتے اور واپسی پر کثیر تعداد میں جماعتی کتب خرید کر لاتے کتب حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ و دیگر جماعتی کتب و رسائل پڑھنے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ پڑھی جانے والی کتب کے حاشیہ میں اہم مندرجات پر نوٹس تحریر کرتے جماعتی تحریکات پر ہمیشہ لبیک کہتے اور خدمتِ سلسلہ کیلئے پیش پیش رہتے۔ کراچی میں رہنے والے جماعت کے پرانے احباب مجھ سے اکثر ابوجان کی ۱۹۵۳ء کے ہنگامی دور کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہیں۔ کراچی کے قدیم جماعتی حلقہ "رامسوامی" کے تادمِ وفات جنرل سیکرٹری تھے۔ اس حلقہ کا سنٹر تقریباً دو دہائیوں تک آپ کا گھر رہا جہاں بفضل تعالیٰ فجر، مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ہوتیں اور دیگر جماعتی تقریبات مثلاً خدام کے اجلاس اور اطفال کی کلاسیں منعقد ہوتیں۔

ابوجان مربیان کرام کی بہت عزت فرماتے تھے۔ بیرونِ ملک جانے یا وہاں سے آنے والے مربیان کو جب بھی ممکن ہوتا بندرگاہ یا ہوائی مستقر پہ الوداع یا خوش آمدید کہنے جاتے۔ عموماً اُن کی اپنے گھر پر دعوت بھی فرماتے اور باہر کے ممالک میں جماعت کے بارے میں معلومات حاصل کرتے۔

آپ دینی احکام کی انتہائی سختی سے پابندی کرتے اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر بھرپور توجہ دیتے۔ آپ کو صرف دینی علم حاصل کرنے ہی کا شوق نہ تھا بلکہ مختلف اخبارات، رسائل اور کتب کے ذریعہ حالاتِ حاضرہ اور دیگر موضوعات کا بھرپور مطالعہ بھی کرتے معروف انگریزی ماہنامہ ریڈرز ڈائجسٹ باقاعدگی سے پڑھتے اور الفضل کی طرح اسکی بھی اشاعتوں کو سال بسال مجلد کرواتے۔ خوش خلقی اور نفاست آپ کی طبیعت کا جزوِ لازم تھے اور ان خوبیوں نیز ان جیسی بے بہا دوسری خوبیوں کی بدولت اپنوں اور غیروں میں بہت مقبول تھے۔ دوسروں کے کام اس طرح کرتے جیسے اپنے کام ہوں اس حد تک کہ دوسرے ان کو کام کہہ کر بھول جاتے اور آپ کام کی تکمیل تک پریشان رہتے۔

بس ہنستے ہنساتے یک دم سفرِ آخرت اختیار کر لیا۔ فروری ۱۹۶۵ء کی جس شام آپ کا انتقال ہوا وہ عید سے ایک دن قبل کی شام تھی جب سب عید کے منتظر تھے۔

ابوجان موصی تھے لیکن عید کی وجہ سے بالائی ملک جنازہ لے کر جانا غیر معمولی رش کی وجہ سے ممکن نہ تھا۔ لہٰذا کراچی میں تدفین ہوئی۔ بعد میں

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ از صفحہ ۳ سے آگے

بھیجے تھے اور ان تینوں مشنوں کو پاکستان میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی جس سے پتہ چلے کہ نیوکلیئر ٹیکنالوجی کو جنگی اسلحہ کی تیاری میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ترقی پذیر ممالک میں انرجی کی جو کمی ہے وہ نیوکلیئر ٹیکنیک سے اور روایتی طریق ہی سے (دونوں کو ملا کر) پوری کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے آئی۔اے۔ای۔اے کی کوششوں کو سراہا۔ جن کے ذریعے ترقی پذیر ممالک میں نیوکلیئر ایجنسی حاصل کرنے میں مدد دی جاتی ہے۔ لیکن اس بات کا اعلان کیا کہ جو فنڈ مہیا کئے جاتے ہیں وہ متوازن نہیں ہیں بمقابلہ ان کے جو ان تنصیبات کی حفاظت کے لئے ملتے ہیں۔ اور اس رنگ میں بھی کہ جن ممالک کو یہ امداد دی جاتی ہے۔ ان کے لئے یہ کفائت نہیں کرتی بوجہ اس کے کہ ان کی ضروریات زیادہ ہیں اور زیادہ سے زیادہ ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان نے ایک عالمی معاہدہ طے کروانے کی کوشش کی ہے۔ جس میں یہ کہا جانا مقصود ہے کہ نیوکلیئر تنصیبات پر حملے رکنے چاہئیں اور نیوکلیئر انرجی حاصل کرنے کی کوششوں کی راہ میں رکاوٹ بھی نہیں بننا چاہیئے۔ ہندوستان کے ساتھ جو معاہدہ طے پا گیا ہے۔ اس کے مطابق ایک دوسرے کی تنصیبات پر حملہ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے اس بات کی ایک دفعہ پھر یقین دہانی کرائی کہ پاکستان نیوکلیئر انرجی کو بلا جواز پھیلانے کا قائل نہیں۔ اور وہ اسے صرف اور صرف اغراض امن کیلئے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ پاکستان نے نیوکلیئر تنصیبات کے معائنے کے اصول بھی وضع کرنے کی تجویز پیش کی ہوئی ہے۔ حال ہی میں نیوکلیئر تنصیبات میں جو حادثات رونما ہوئے ہیں۔ ان کے پیش نظر اس بات کی اہمیت اور ضرورت اور بھی بڑھ گئی ہے کہ ان تنصیبات کی حفاظت، تعمیر اور مرمت کا کام زیادہ احتیاط کے ساتھ کیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ ری ایکٹر کے لئے ضروری سپیئر پارٹس مہیا نہیں کئے جاتے اور یہ ایسی صورتوں میں بھی ہو رہا ہے جہاں ایجنسی حفاظتی اقدام کی ذمہ دار ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صورت حال نہایت ناواجب ہے۔ ہم اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ جو حکومتیں نیوکلیئر انرجی کے لئے سامان مہیا کرتی ہیں۔ انہیں ان تنصیبات کے لئے ہر ضروری چیز مہیا کرنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحۂ ارتحال

○ مکرمہ بیگم بی بی صاحبہ والدہ مکرم ماسٹر عبدالقدیر صاحب عمرکوٹ سندھ مورخہ ۱۸؍ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو بعمر ۹۰ سال وفات پا گئیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم سید رشید احمد صاحب شدید بیمار ہیں اور عزیز بھٹی شہید ہسپتال گجرات میں داخل ہیں۔

○ مکرم چوہدری انور حسن صاحب (وفات یافتہ) کی چھوٹی بچی عزیزہ میمونہ بیمار چلی آرہی ہے۔

○ مکرم انوار الحسن صاحب گلگشت ملتان بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

○ محترمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ ملک فضل حق خاں صاحب کراچی بوجہ ہائی بلڈ پریشر اور شوگر سخت بیمار ہیں اور بقائی ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

اعلان گمشدگی

○ ایک عزیزہ باہر سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کی دارالیمن سے دارالصدر جاتے ہوئے ۱۳۰۰ روپے کی نقدی کہیں کھو گئی ہے جن صاحب کو ملے وہ براہ کرم دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

○ دارالضیافت سے بذریعہ چوک یادگار اماں جان دارالبرکات جاتے ہوئے راستہ میں دو ہزار روپے کہیں گر گئے ہیں۔ جن صاحب کو ملیں وہ درج ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

رفیع احمد بشارت
مکان نمبر ۱۴/۱۶، دارالعلوم جنوبی ربوہ

بازیافتہ نقدی

○ ایک صاحب کو دفتر وقف جدید کے قریب سڑک پر سے کچھ نقدی گری ہوئی ملی ہے۔ جس صاحب کی ہو دفتر الفضل سے رابطہ قائم کریں۔

اعلان ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم وسیم احمد ناصر صاحب رحیم پولٹری فیڈز فیصل آباد کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام سعد سعید احمد رکھا گیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔

ضرورت ہے

تعلیم و تربیت کے لئے ہمیں چند پروجیکٹرز کی ضرورت ہے۔ خواہ ہاتھ سے چلانے والے ہوں یا آٹومیٹک۔ پرانے یا نئے۔ قیمت حسب منشا ادا کی جائے گی۔

فوری رابطہ کے لئے
محمد اسماعیل منیر
سیکرٹری حدیقۃ المبشرین۔ ربوہ فون ۵۹۰
یا تحریک جدید کوارٹر ۸۶۔ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ (۱۵) یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۷۶۱ میں صوبیدار محمد اشرف ولد منشی محمد صادق قوم ککے زئی افغان پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵/۱۴ دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۹/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ B-10/35 برقبہ ۱۰ مرلہ واقع دارالیمن ربوہ مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۶۷۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اشرف خان ۱۴/۵ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مرزا بشیر احمد ولد مرزا محمد دین صاحب ۱/۱۳ دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری ناصر احمد وصیت نمبر ۲۳۲۲۴

مسل ۲۷۷۶۲ میں منصورہ ناہید بنت چوہدری فضل الدین احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ متعلمہ عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۹/۱ دارالرحمت غربی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۹/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) کوکا سونے کا وزنی ۰.۵۰۰ ملی گرام مالیتی -/۲۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ منصورہ ناہید ۹/۱ محلہ دارالرحمت غربی الف ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ فضل الدین احمد والد موصیہ وصیت نمبر ۱۱۵۴۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالحلیم شرر وصیت نمبر ۲۴۰۸۶۔

مسل ۲۷۷۶۳ میں امۃ المتین عائشہ بنت قریشی عبدالغنی صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۴/۴ دارالرحمت غربی بے ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۹/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ۶.۶۰۰ گرام مالیتی -/۱۸۹۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امۃ المتین عائشہ ۲۴/۴ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالحلیم شرر۔ وصیت نمبر ۲۴۰۸۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالجلیل صادق۔ وصیت نمبر ۲۰۴۳۱

مسل ۲۷۷۶۴ میں برہان محمد ظفر ولد خان محمد صاحب قوم لکانی بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مجاہد آباد کالونی ڈیرہ غازیخان حال مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۵۵۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد برہان محمد مظفر گڑھ شہر P/O بکس نمبر ۷ مظفر گڑھ گواہ شد نمبر ۱۔ انور طاہر شاہد مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۶۵۶۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خان محمد امیر ضلع ڈیرہ غازیخان۔

مسل ۲۷۷۶۵ میں امۃ السلام بشریٰ (بقاپوری) زوجہ ظفر اللہ خان قوم جالب جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیروز والا P/O خاص ضلع

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: ص۷ سے آگے

گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۰/۵/۱ ایں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۵۰۰۰ روپے بذمہ خاوند (۲) انگوٹھی طلائی وزنی ۶ ماشہ مالیتی -/۱۳۰۰ روپے۔ (۳) مکان برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی -/۴۰,۰۰۰ روپے (۴) زرعی زمین دو ایکڑ مالیتی -/۸۰,۰۰۰ روپے (۵) زرعی زمین واقع بقاپور ضلع گوجرانوالہ برقبہ پندرہ ایکڑ مالیتی -/۲,۷۵,۰۰۰ روپے آٹھم ۳ تا ۵ کی جائیداد کی مالکہ ہم چار بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ پندرہ صد روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/۳۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ السلام بشریٰ بقاپوری زوجہ ظفر اللہ خان فیروز والا P/O خاص ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد اکرم سیکرٹری تعلیم مجلس فیروز والا ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۲۔ توقیر احمد ولد محمد اکرم فیروز والا ضلع گوجرانوالہ۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

اس لئے ہم ان چند اشعار کو پیش کر کے قارئین سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ اس ہدیہ نعت بحضور تاجدار لولاک کا مطالعہ کریں اور شاعر کو داد دیتے ہوئے اپنی عقیدت کا اس رنگ میں اظہار کریں کہ یہ عقیدت بھی ان کے لئے سرمایہ حیات بن جائے۔

(ن۔ س)

ضرورت

میڈیکل سنٹر کیلئے لیڈی ڈاکٹر اور لیڈی ہیلتھ وزیٹر۔

ماڈرن رائس ملز کیلئے مکینیکل انجینئر۔ ضرورت کے مطابق ٹریننگ کیلئے تھائی لینڈ بھی بھجوایا جا سکتا ہے۔

چاول کی خریداری کیلئے تجربہ کار صاحب جو اس لائن کا تجربہ رکھتے ہوں۔ خیال رہے کہ کروڑوں روپیہ کی خریداری کی ذمہ داری ہو گی۔

پراپرٹی اور کنسٹرکشن ڈویژن میں آرکیٹیکٹ جنہیں اس لائن میں کام کرنے کا لمبا تجربہ ہو۔

کمپیوٹر سیکشن کے لئے ڈیٹا آپریٹر۔

ٹائپسٹ جسے کمرشل خط و کتابت کا لمبا تجربہ ہو اور الیکٹرک ٹائپ رائٹر چلانے کی مہارت رکھتے ہوں۔

ڈرائیور برائے فورک لفٹر۔ مزدا ٹرک۔ ٹویوٹا ہائی لکس اور ایمبولنس۔

مختلف شعبوں میں تربیت اور ملازمت کیلئے ہونہار شریف اور ذہین تعلیم یافتہ نوجوان جن کا تعلیمی ریکارڈ اچھا ہو۔ بی۔ اے یا بی ایس سی۔

ضرورت مند مندرجہ ذیل پتہ پر ذاتی طور پر ملیں۔

شفا میڈیکو مائیکرو سنٹر ۷۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ پٹیالہ گراؤنڈ۔ لاہور

فون ۲۲۳۴۶۲ - ۵۴۲۵۹

خبریں

ملکی خبریں

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق نے یقین دلایا ہے کہ ان کی حکومت سندھ میں سے نکالے گئے پنجابیوں کی دوبارہ آبادکاری کیلئے تمام سہولتیں فراہم کرے گی۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مرضی کا بیان لینے کیلئے ان کے شوہر مسٹر آصف زرداری پر تشدد کیا گیا ہے۔

○ پاکستان کے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے نئے بھارتی وزیر اعظم مسٹر چندر شیکھر کو مبارکباد دیتے ہوئے پاک بھارت تعلقات میں بہتری کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

○ سکواش کے عالمی چیمپئن جان شیر خان نے ورلڈ کپ سکواش ٹورنامنٹ جیت لیا ہے انہوں نے مسلسل تیسری بار یہ ٹورنامنٹ جیتا ہے۔

○ ملک بھر میں ٹرانسپورٹ کی ہڑتال چھٹے دن بھی جاری ہے۔ مسافروں کو شدید ترین پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ڈرائیوروں کی طرف سے قصاص اور دیت کا اسلامی آرڈیننس منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس آرڈیننس کے تحت حادثے میں کسی جان کے ضائع ہونے پر تقریباً پونے دو لاکھ روپے ڈرائیور کو ادا کرنے پڑیں گے۔

○ پاکستان نے ویسٹ انڈیز کے خلاف دوسرا ون ڈے کرکٹ میچ بھی جیت لیا۔ سلیم ملک ۹۲۔ رنز بنا کر مین آف دی میچ رہے۔

○ بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان کے انتخابات دوبارہ کروائے جائیں۔

○ رائے ونڈ کے تبلیغی اجتماع کی آخری دعا میں وزیر اعظم نواز شریف نے بھی شرکت کی۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ میں لگا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان کے اعلیٰ مراتب کے لئے اور ان کی اولاد کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کریں۔

غیر ملکی خبریں

○ جاپان کے شہنشاہ اکی ہیٹو کی تخت نشینی کی تقریبات کے لئے سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے ہیں۔ کیونکہ بائیں بازو کے انتہا پسندوں نے دھمکی دی ہے کہ وہ سارے انتظامات کو درہم برہم کر دیں گے۔ اس تقریب میں دنیا بھر سے ۱۵۰ سربراہان اور اہم شخصیات شرکت کر رہی ہیں۔

○ مغربی ملکوں کی فوجی تنظیم نیٹو کے سربراہ روس کی دعوت پر ماسکو پہنچ گئے۔ انہوں نے کہا کہ وقت بدلنے کے ساتھ نیٹو اور وارسا پیکٹ کے درمیان اب مخاصمت کی بجائے مفاہمت پیدا ہو رہی ہے۔

○ بھارتی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ برما کا طیارہ اغوا کرنیوالے دو نوجوانوں کو برما کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ ان ہائی جیکروں کو ایک نیوز کانفرنس منعقد کرنے کی سہولت دی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا مقصد دنیا کو برما کی فوجی حکومت کے مظالم سے آگاہ کرنا ہے۔ ان کو بھارتی حکومت نے جیل کی بجائے گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرا رکھا ہے۔

○ عراق کے صدر مسٹر صدام حسین نے کہا ہے کہ وہ مشرق وسطی کے مسئلے پر بات چیت کیلئے تیار ہیں۔

○ برطانیہ نے خلیج میں اپنی جنگی مشقیں مکمل کر لی ہیں۔ برطانیہ نے کہا ہے کہ اب اسکی افواج جنگ کے لئے تیار ہیں۔

○ برطانیہ نے خلیج میں مزید فوج بھیجنے پر آمادگی ظاہر کی ہے اسوقت وہاں پر ۱۵ ہزار فوجی متعین ہیں۔ ۱۳ ملکوں کی افواج خلیج میں جمع ہیں۔

پتہ